

کے انداز میں پردہ اٹھاتے ہوئے گھور ہی کر دیکھ لے۔

شعر میں لطف یہ ہے کہ آنکھیں دکھانے کی وجہ سے پورا چہرہ نہیں تو اس کا ایک حصہ ضرور نظر آ جائے گا، کیونکہ خفگی صرف آنکھیں دکھانے سے ظاہر نہیں ہو سکتی، ضروری ہے کہ چہرے کے آس پاس کا حصہ بھی نمایاں ہو۔
۴۔ شرح : مجھے مصیبت میں مبتلا رکھنے پر محبوب اتنا خوش ہوتا ہے کہ اگر میں اس کی زلف بھی بن جاؤں تو مجھے وہ کنگھی میں الجھا دے گا۔

بازیچہٴ اطفال ہے دنیا مرے آگے ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے
 اک کھیل ہے اور نگِ سلیمانِ مرزا دیک اک بات ہے اعجازِ میما، مرے آگے
 جز نام، نہیں صورتِ عالم، مجھے منظور جز وہم، نہیں سستی اشیا، مرے آگے
 ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا، مرے ہوتے گھستا ہے جبینِ خاک پہ دریا مرے آگے
 مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا، ترے پیچھے تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا، مرے آگے
 سچ کہتے ہو بنو دین و خود آراہوں، نہ کیوں بیٹھا ہے بتِ آئینہ سیما، مرے آگے
 پھر دیکھیے اندازِ گل افشانی گفتار رکھ دے کوئی پیمانہ مصہبانِ مرے آگے
 نفرت کا گماں گزرے ہے میں رشکِ گندا کیوں کر کہوں "لو نام نہ ان کا مرے آگے"
 ایماں مجھے روکے ہے، ہو کھینچے ہے مجھے کفر کعبہ مرے پیچھے ہے، کلیسا مرے آگے
 عاشق ہوں، پہ معشوق فریبی ہے مرا کام مجنوں کو بُرا کہتی ہے، لیلیٰ مرے آگے